روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 20 دسمبر 2003ء 25 شوال 1424 ہجری 20 فتح 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 288

نمازی

حضرت عمیر بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

سنو! اولیاء اللہ وہ ہیں جو نمازی ہیں۔

(فردوس الاخبار جلد اول ص 172 حدیث نمبر 485)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک ولی اللہ اور صاحب برکات وہی شخص ہے، جس کو یہ جوش حاصل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کا جلال ظاہر ہو۔ نماز میں جو سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلیٰ کہا جاتا ہے، وہ بھی خدا تعالیٰ کے جلال کے ظاہر ہونے کی تمنا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی ایسی عظمت ہو جس کی نظیر نہ ہو۔ نماز میں تسبیح و تقدیس کرتے ہوئے یہی حالت ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ترغیب دی ہے کہ طبعاً جوش کے ساتھ اپنے کاموں سے اور اپنی کوششوں سے دکھا دے کہ اس کی عظمت کے برخلاف کوئی شے مجھ پر غالب نہیں آ سکتی۔ یہ بڑی عبادت ہے۔ جو لوگ اس کی مرضی کے مطابق جوش رکھتے ہیں، وہی مؤید کہلاتے ہیں اور وہی برکتیں پاتے ہیں۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال اور تقدیس کے لئے جوش نہیں رکھتے۔ ان کی نمازیں جھوٹی ہیں اور ان کے سجدے بے کار ہیں۔ جب تک خدا تعالیٰ کے لئے جوش نہ ہو۔ یہ سجدے صرف منتر جنتر ٹھہریں گے۔ جن کے ذریعہ سے یہ بہشت کو لینا چاہتا ہے۔ یاد رکھو کہ جسمانی بات جس کے ساتھ کیفیت نہ ہو، فائدہ مند نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کو قربانی کے گوشت نہیں پہنچتے۔ ایسا ہی تمہارے رکوع اور سجود بھی نہیں پہنچتے، جب تک ان کے ساتھ کیفیت نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کیفیت کو چاہتا ہے اور ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی عزت اور عظمت کے لئے جوش رکھتے ہیں۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ ایک باریک راہ سے گزرتے ہیں اور کوئی دوسرا شخص ان کے ساتھ نہیں جا سکتا۔ جب تک کیفیت نہ ہو انسان ترقی نہیں کر سکتا۔ گویا خدا تعالیٰ نے قسم کھائی ہے کہ جب تک اس کے لئے جوش نہ ہو کوئی لذت نہیں دے گا۔

ہر ایک آدمی کے ساتھ ایک تمنا ہوتی ہے، لیکن کوئی شخص مومن نہیں بن سکتا۔ جب تک کہ ساری تمناؤں پر اللہ تعالیٰ کی عظمت کو مقدم نہ کر لے۔ ولی قریبی اور دوست کو کہتے ہیں۔ جو دوست چاہتا ہے، وہی یہ چاہتا ہے۔ تب یہ ولی کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) (الذاریات: 57) انسان کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے جوش رکھے۔ تب وہ اپنے ابنائے جنس سے بڑھ جائے گا اور خدا تعالیٰ کے مقرب بندوں میں سے بن جائے گا۔ مردوں میں سے نہیں ہونا چاہئے کہ مردہ کے منہ میں ایک شے ایک طرف سے ڈالی جاتی ہے، تو دوسری طرف سے نکل آتی ہے۔ اسی طرح شقاوت کی حالت میں کوئی اچھی چیز اندر نہیں جا سکتی۔ یاد رکھو کہ کوئی عبادت اور صدقہ قبول نہیں ہوتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ذاتی جوش نہ ہو۔ جس کے ساتھ کوئی ملونی ذاتی فوائد اور منافع کی نہ ہو اور ایسا جوش ہو کہ خود بھی نہ جان سکے کہ یہ جوش مجھ میں کیوں ہے۔ بہت ضروری ہے کہ ایسے لوگ بکثرت پیدا ہوں مگر سوائے اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے کچھ ہو نہیں سکتا۔

(ملفوظات جلد اول ص 262)

تحریک وقف جدید کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تحریک وقف جدید کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں، کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے تو خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اتارے گا۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 رجنوری 1958ء)

(مرسلہ: ناظم مال وقف جدید)

''سرائے مریم صدیقہ''

لجنہ گیسٹ ہاؤس کا نام

لجنہ اماء اللہ پاکستان کی طرف سے تعمیر ہونے والے گیسٹ ہاؤس کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے نام پر جو ایک طویل عرصہ تک لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی جنرل سیکرٹری و صدر رہیں۔ ''سرائے مریم صدیقہ'' عطا فرمایا ہے۔ اس گیسٹ ہاؤس کا افتتاح مورخہ 4 دسمبر 2003ء کو ہوا۔ دو منزلہ گیسٹ ہاؤس کی عمارت کا ڈیزائن اور تعمیر کا مکمل کام سید وسیم احمد طاہر صاحب دارالعلوم ربوہ نے کیا ہے۔ قبل ازیں سہواً مکرم ملک رفیق احمد صاحب آف لاہور کا نام اس کے ڈیزائن کی تیاری کے حوالے شائع ہو گیا تھا۔

میاں محمد صدیق بانی گولڈ میڈل و انعامی

سکالرشپ 2003ء کا اپ ڈیٹ

مورخہ 15 دسمبر 2003ء تک اس مقابلہ کیلئے موصول ہونے والی درخواستوں کے مطابق اپنے اپنے گروپس میں مندرجہ ذیل سرفہرست ہیں۔ ان تمام

باقی صفحہ 7 پر

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 282

بارگاہ عالی تک پہنچنے کی عاجزانہ راہیں

حضرت مسیح موعود کو الہاماً بتایا گیا کہ :-

''تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں''

(الہام 18 / مارچ 1907ء تذکرہ طبع چہارم صفحہ 705)

آپ نے کس طرح عجز و انکسار میں زندگی کا ہر لمحہ بسر کیا اس کا کسی قدر تصور آپ کے درج ذیل چند فقرات سے ہوسکتا ہے۔ آپ نے مارچ 1905ء میں ''تجلیات الٰہیہ'' طبع اول صفحہ 18 پر تحریر فرمایا:-

'' خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ **بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے**۔ سوائے سننے والو ان باتوں کو یاد رکھو۔ اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔ میں اپنے نفس میں کوئی نیکی نہیں دیکھتا اور میں نے وہ کام نہیں کیا جو مجھے کرنا چاہئے تھا **اور میں اپنے تئیں صرف ایک نالائق مزدور سمجھتا ہوں**۔ یہ محض خدا کا فضل ہے جو میرے شامل حال ہوا۔ پس اس خدائے قادر اور کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس **مشت خاک** کو اس نے باوجود ان تمام بے ہنریوں کے قبول کیا''

(روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409-410)

لوگ کہتے ہیں کہ نالائق نہیں ہوتا قبول
میں تو نالائق بھی ہو کر پا گیا درگہ میں بار
تیرے کاموں سے مجھے حیرت ہے اے میرے کریم
کس عمل پہ مجھ کو دی ہے خلعت قرب و جوار

یہی وہ عاجزانہ راہیں ہیں جو شہنشاہ حقیقی کی بارگاہ کو پسند آئیں اور ان کو شرف قبولیت بخشا گیا۔

اس ضمن میں مشہور عالم صوفی اور مسلک سہروردی کے بانی حضرت شہاب الدین سہروردی (متوفی 632ھ مطابق 1234ء) کی معرکہ آراء کتاب ''عوارف المعارف'' عربی حصہ دوم صفحہ 127 پر حسب ذیل حدیث مبارک کا مطالعہ از حد ضروری ہے ارشاد نبوی ہے

" لایکمل ایمان المرء حتی یکون الناس عنده کالا باعر ثم یرجع الیٰ نفسه فیر اها اصغر صاغر"

یعنی آدمی کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوسکتا جب تک عام لوگ اس کے نزدیک بکریوں کی مینگنیوں کی طرح نہ ہو جائیں اس کے بعد جب وہ اپنے نفس کی طرف رجوع کرے تو اسے کمترین سمجھے''۔

(ترجمہ اردو عوارف المعارف صفحہ 605-4 ناشر غلام علی اینڈ سنز لاہور اشاعت دوم 1965ء)

سبحان اللہ مزکی اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے تصوف کے ناپیدا کنار سمندر کو کس شان فصاحت و بلاغت سے ایک فقرہ کے چند الفاظ میں بند کر دیا ہے۔ (فداک ابی و امی و روحی و جنانی)

تسخیر القلوب کے لئے اخلاقی قوّت کی ضرورت

سیدنا محمود المصلح الموعود کے خطبہ جمعہ فرمودہ 9 نومبر 1934ء سے ایک فکر انگیز اور انقلاب آفرین اقتباس:-

''ہم کسی خاص وقت کے قائل نہیں بلکہ کہتے ہیں کہ جب خدا تعالیٰ کا منشاء ہوگا، وہ اس کام کو پورا کرے گا اور اگر ہمارے سو سال بھی اس کام میں لگ جاتے ہیں تو ہمارا اس میں کیا حرج ہے۔ **ہم نے سلسلہ کی خدمت کرنی ہے اور خادم کو اس سے کوئی تعلق نہیں ہوتا کہ اس کے کام کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ وہ خدمت کرتا ہے اور کبھی خدمت کرنے سے گھبراتا نہیں۔** حضرت مسیح موعود کے بچپن کا واقعہ ہے۔ ایک غیر احمدی جو اب فوت ہو چکا ہے اس نے سنایا کہ حضرت صاحب جب بچے تھے گاؤں سے باہر شکار کے لئے گئے اور شکار کے لئے پھندا تیار کرنے لگے، پھر اس خیال سے کہ کھانا کھانے کے لئے گھر نہیں جاسکیں گے ایک دھیلہ ایک بکری چرانے والے کو دیا کہ جا کر چنے بھنوا لاؤ۔ (اس زمانہ میں روپیہ کی بہت قیمت تھی اور کوڑیوں سے بھی خرید و فروخت ہوا کرتی تھی) اور اس سے وعدہ کیا کہ میں اتنی دیر تمہاری بکریوں کا خیال رکھوں گا۔ وہ شخص جا کر کسی کام میں لگ گیا اور وہ واپس نہ آیا۔ ایک دوسرے شخص نے دیکھ کر کہا کہ آپ اس قدر دیر سے انتظار کر رہے ہیں۔ میں جا کر اسے بھیجوں اور یہ شخص جا کر اس لڑکے کو تلاش کرتا رہا اور کہیں شام کے قریب اسے جا ڈھونڈا اور آپ شام تک بکریاں چراتے رہے اور اپنے وعدہ پر قائم رہے۔ جب وہ آیا تو آپ اس پر ناراض بھی نہ ہوئے۔ **یہ اخلاق ہیں جو جیتنے والوں میں ہوتے ہیں''۔**

(خطبات محمود جلد 15 صفحہ 368)

آنکھیں ساون برساتی ہیں

تم نے تھا کہا متوالوں سے۔ ہم آن ملیں گے صبر کرو
جب دیکھو گے تو آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی دید کے ترسوں کی
جب آمنے سامنے بیٹھیں گے تو فرط طرب سے دونوں کی
آنکھیں ساون برسائیں گی اور پیاس بجھے گی برسوں کی
ہم دور دور کے دیسوں سے اب قافلہ قافلہ آئے ہیں
تم چھوڑ کے ہم کو جا بھی چکے ہو۔ تھکن اتارنے برسوں کی
ان عشق و وفا کے کھیتوں میں ہم رخصت کرنے آئے ہیں
آنکھیں ساون برساتی ہیں تیری ایک جھلک کے ترسوں کی
تم علم کا ایک خزانہ تھے۔ دنیا کی ساری قوموں کو
قرآں کے معارف سکھلائے۔ کیا بات تمہارے درسوں کی
تم پیار سے آن کے بیٹھتے تھے اپنے عشاق کی مجلس میں
یہ اتنی دیر کی بات نہیں یہ بات ہے کل یا پرسوں کی
تم بات کے سب سے سچے تھے اور وعدے کے سب سے پکے
پر رب کی مرضی غالب ہے۔ کیا مرضی دید کے ترسوں کی
جا پیار محبت بانٹنے والے اپنے رب کے پیار میں رہ
ہم کو تو اب یہ کاٹنی ہیں۔ محرومیاں لمبے عرصوں کی

سید قمر سلیمان احمد

حضور کی دعا سے قرض کی ادائیگی

✿ مکرم نصیر احمد نجم صاحب ہائیڈل برگ جرمنی تحریر کرتے ہیں کہ 2003ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر لندن میں حضور پرنور سے خاکسار نے فیملی ملاقات کی۔ ملاقات کے دوران خاکسار نے حضور انور سے اپنی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حضور! میرے ذمہ ایک قرضہ ہے جس کی ادائیگی کے دن قریب آ رہے ہیں اور کوئی Source نظر بھی نہیں آ رہا۔ بہت پریشانی ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے قرضہ کی ادائیگی کی کوئی راہ نکالے۔ حضور انور نے دعا دی اور فرمایا ''آپ جائیں۔ اگر نہیں بھی انتظام ہوا تب بھی ہو جائے گا۔ انشاء اللہ'' میں یہ دعا لے کر واپس جرمنی آ گیا تو آتے ہی اسی بینک نے جس نے مجھے رقم بطور قرضہ دینے سے انکار کر دیا تھا بلا کر رقم بطور قرضہ ادا کی۔ اور یوں خاکسار بروقت پہلے قرضہ کی ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہوا۔ یہ فضل محض حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں سے نازل ہوا۔

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

ہماری جماعت یہ غم دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے کہ ان میں تقویٰ ہے یا نہیں

ایک متقی کو آئندہ کی زندگی یہیں دکھلائی جاتی ہے، انہیں اسی زندگی میں خدا ملتا ہے

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں تقویٰ کی اہمیت، برکات اور حصول کے ذرائع کا اثر انگیز تذکرہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ برطانیہ 25 جولائی 2003ء کے موقع پر افتتاحی خطاب

حضور انور کے خطاب کا متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

قسط سوم

مقابل میں وہ لوگ جو مجاہدات میں ہیں وہ کشتی کر رہے ہیں اور یہ نجات پا چکا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کا سلوک جب ختم ہوا تو اس کے مصائب بھی ختم ہو گئے مثلاً ایک مخنث اگر یہ کہے کہ وہ کبھی کسی عورت کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھتا تو وہ کونسی نعمت یا ثواب کا مستحق ہے۔ اس میں تو صفت بدنظری ہے ہی نہیں، لیکن اگر ایک مرد صاحب رجولیت ایسا کرے تو ثواب پائے گا۔ اسی طرح انسان کو ہزاروں مقامات طے کرنے پڑتے ہیں۔ بعض بعض امور میں اس کی مشاقی اس کو قادر کر دیتی ہے۔ نفس کے ساتھ اس کی مصالحت ہو گئی اب وہ ایک بہشت میں ہے لیکن وہ پہلا سا ثواب نہیں رہے گا۔ وہ ایک تجارت کر چکا ہے جس کا وہ نفع اٹھا رہا ہے، لیکن پہلا رنگ نہ رہے گا۔ انسان میں ایک فعل تکلف سے کرتے کرتے طبیعت کا رنگ پیدا ہو جاتا ہے۔ ایک شخص جو طبعی طور سے لذت پاتا ہے وہ اس قابل نہیں رہتا کہ اس کام سے ہٹایا جاوے۔ وہ طبعاً یہاں سے ہٹ نہیں سکتا۔ سو اِتّقا اور تقویٰ کی حد تک پورا انکشاف نہیں ہوتا بلکہ وہ ایک قسم کا دعویٰ ہے۔

تو یہاں ان لوگوں کی بھی تسلی ہو جانی چاہئے جو گھبرا گھبرا کر لکھ رہے ہوتے ہیں کہ ہمیں نماز میں سرور نہیں آتا، توجہ نہیں پیدا ہوتی جو ہم چاہتے ہیں۔ اور بار بار ہماری توجہ اس طرف سے پھر رہی ہوتی ہے۔ بار بار ہم اپنی توجہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف پھیرنے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں۔ خوفزدہ ہو رہے ہوتے ہیں کہ شیطان ہم پر غلبہ پا رہا ہے۔ تو مستقل مزاجی شرط ہے۔ یہ طریق ہے جو حضرت مسیح موعود نے سکھا دیا ہے۔ اس پر قائم رہیں تو اس وقت نمازوں میں سرور بھی آنا شروع ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔

انفاق من رزق اللہ

پھر جو اللہ تعالیٰ نے رزق دیا اس کو کس طرح خرچ کرنا ہے اس بارہ میں آپ فرماتے ہیں:۔

''اس کے بعد متقی کی شان میں (البقرہ:4) آیا ہے (یعنی اور جو کچھ ہم انہیں رزق دیتے ہیں اس میں سے خرچ کرتے ہیں)۔ یہاں متقی کے لئے مِمّا کا لفظ استعمال کیا کیونکہ اس وقت وہ ایک اعمٰی کی حالت میں ہے اس لئے جو خدا نے اس کو دیا اس میں سے کچھ خدا کے نام کا دیا۔ حق یہ ہے کہ اگر وہ آنکھ رکھتا تو دیکھ لیتا کہ اس کا کچھ بھی نہیں سب کچھ خدا تعالیٰ کا ہی ہے۔ یہ ایک حجاب تھا جو اِتّقا میں لازمی ہے اس حالت اِتّقا کے تقاضے نے متقی سے خدا کے دیئے میں سے کچھ دلوایا۔ رسول کریم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایام وفات میں دریافت فرمایا کہ گھر میں کچھ ہے؟ معلوم ہوا کہ ایک دینار تھا۔ فرمایا کہ یہ سیرت یگانگت سے بعید ہے کہ ایک چیز بھی اپنے پاس رکھی جاوے۔ رسول اکرم ﷺ اِتّقا کے درجہ سے گزر کر صلاحیت تک پہنچ چکے تھے، اس لئے مِمّا ان کی شان میں نہ آیا، کیونکہ وہ شخص اندھا ہے جس نے کچھ اپنے پاس رکھا اور کچھ خدا کو دیا، لیکن یہ لازمہ متقی تھا کیونکہ خدا کی راہ میں دینے سے بھی اسے نفس کے ساتھ جنگ تھا جس کا نتیجہ یہ تھا کہ کچھ دیا اور کچھ رکھا۔ ہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کچھ خدا کی راہ میں دے دیا اور اپنے لئے کچھ نہ رکھا۔

یہاں بھی قرآن کریم نے جو انسان کو تمام مراحل ترقی کے طے کرانے آیا ہے۔ اتقا سے شروع کیا ہے۔ یہ ایک تکلف کا راستہ ہے۔ یہ ایک خطرناک میدان ہے۔ اس کے ہاتھ میں تلوار ہے اور مقابل بھی تلوار ہے۔ اگر بچ گیا تو نجات پا گیا وَ اِلّا اَسْفَلَ السّٰافِلِیْنَ میں پڑ گیا۔ چنانچہ یہاں متقی کی صفات میں یہ نہیں فرمایا کہ جو کچھ ہم دیتے ہیں اسے سب کا سب خرچ کر دیتا ہے متقی میں اس قدر ایمانی طاقت نہیں ہوتی جو نبی کی شان ہوتی ہے کہ وہ ہمارے ہادیٔ کامل کی طرح کل کا کل خدا کا دیا ہوا خدا کو دے دے۔ اسی لئے پہلے مختصر سا ٹیکس لگایا گیا تا کہ چاشنی چکھ کر زیادہ ایثار کے لئے تیار ہو جاوے۔

اب جماعت پر یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعود کو مان کر مالی قربانی کے اس نکتہ کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ آج کئی ایسے احمدی مل جاتے ہیں جو مستقل مالی قربانیوں کے علاوہ لاکھوں کروڑوں روپے خلیفۂ وقت کو پیش کر رہے ہوتے ہیں کہ جہاں چاہیں خرچ کر لیں جبکہ دوسرے اپنی عیاشیوں میں پڑے ہوئے ہیں اور ایک ایک شخص کے پاس شاید سینکڑوں امیر ترین احمدیوں کے پیسوں کے مقابلہ میں بھی بہت زیادہ پیسہ ہو گا لیکن خدا کی راہ میں ایک احمدی کی قربانی کا شاید ہزارواں بلکہ لاکھواں حصہ بھی وہ خرچ نہیں کر سکتے۔ پس جس فکر اور دعا سے حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت کو اس قربانی کی طرف توجہ دلائی ہے اس کام کو، اس تعلیم کو ہم نے آگے چلانا ہے، آگے بڑھانا ہے۔ ہمارا بھی یہ فرض ہے کہ اپنی نسلوں میں بھی اس ذکر اور دعا کو فکر کے ساتھ قربانی کے معیار کو جاری کریں اور قائم رکھیں بلکہ بڑھائیں کیونکہ زندہ قومیں اپنا قدم آگے بڑھاتی ہیں۔

رزق سے مراد

پھر آپ فرماتے ہیں کہ رزق سے کیا مراد ہے۔

(۔) (البقرہ:۴) (یعنی اور جو کچھ ہم انہیں رزق دیتے ہیں اس میں سے خرچ کرتے ہیں)۔ رزق سے مراد صرف مال نہیں بلکہ جو کچھ ان کو عطا ہوا۔ علم، حکمت، طبابت۔ یہ سب رزق میں ہی شامل ہے۔ اس کو اسی میں سے خدا کی راہ میں بھی خرچ کرنا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ

اس کے بعد متقی کے لئے فرمایا (۔) (البقرہ:۵) یعنی وہ متقی ہوتے ہیں جو پہلی نازل شدہ کتب پر اور تجھ پر جو کتاب نازل ہوئی اس پر ایمان لاتے اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہ امر بھی تکلف سے خالی نہیں۔ ابھی تک ایمان ایک محجوبیت کے رنگ میں ہے۔ متقی کی آنکھیں معرفت اور بصیرت کی نہیں۔ اس نے تقویٰ سے شیطان کا مقابلہ کر کے ابھی تک ایک بات کو مان لیا ہے۔ یہی حال اس وقت ہماری جماعت کا ہے۔ انہوں نے بھی تقویٰ سے مانا تو ہے پر ابھی تک وہ نہیں جانتے کہ یہ جماعت کہاں تک نشوونما الٰہی ہاتھوں سے پانے والی ہے۔ سو یہ ایک ایمان ہے جو بالآخر فائدہ رساں ہو گا۔

یقین کا لفظ جب عام طور پر استعمال ہو تو اس سے مراد اس کا ادنیٰ درجہ ہوتا ہے یعنی علم کے تین مدارج میں سے ادنیٰ درجہ کا علم یعنی علم الیقین۔ اس درجہ پر اِتّقا والا ہوتا ہے مگر بعد اس کے عین الیقین اور حق الیقین کا مرتبہ بھی تقویٰ کے مراحل طے کرنے کے بعد حاصل کر لیتا ہے۔

فرمایا: تقویٰ کوئی چھوٹی چیز نہیں۔ اس کے ذریعہ سے ان تمام شیطانوں کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے جو انسان کی ہر ایک اندرونی طاقت وقوت پر غلبہ پائے ہوئے ہیں۔ یہ تمام قوتیں نفس امارہ کی حالت میں انسان کے اندر شیطان ہیں اگر اصلاح نہ پائیں گی تو انسان کو غلام کر لیں گی۔ علم و عقل ہی برے طور پر استعمال ہو کر شیطان ہو جاتے ہیں۔ متقی کا کام ان کی اور ایسا ہی اور دیگر کل قویٰ کی تعدیل کرنا ہے۔

سچے مذہب کی نشانی

سچے مذہب کی کیا نشانی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''سچا مذہب انسانی قویٰ کا مربی ہوتا ہے۔ ایسا ہی جو لوگ انتقام، غضب یا نکاح کو ہر حال میں برا مانتے ہیں، وہ بھی صحیفۂ قدرت کے مخالف ہیں اور قویٰ انسانی کا مقابلہ کرتے ہیں۔ سچا مذہب وہی ہے جو انسانی قویٰ کا مربی ہو، نہ کہ ان کا استیصال کرے۔ رجولیت یا غضب جو خدا تعالیٰ کی طرف سے فطرت انسانی میں رکھے گئے ہیں ان کو چھوڑنا خدا کا مقابلہ کرنا ہے جیسے تارک الدنیا ہونا یا راہب بن جانا۔ یہ تمام امور حق العباد کو تلف کرنے والے ہیں اگر یہ امر ایسا ہی ہوتا تو گویا اس خدا پر اعتراض ہے جس نے یہ قویٰ ہم میں پیدا کئے۔ پس ایسی تعلیمات جو انجیل میں ہیں اور جن سے قویٰ کا استیصال لازم آتا ہے ضلالت تک پہنچاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو اس کی تعدیل کا حکم دیتا ہے ضائع کرنا پسند نہیں کرتا۔ جیسے فرمایا (۔) (النحل:91)

یعنی یقیناً اللہ عدل کا اور احسان کا اور اقرباء پر کی جانے والی عطا کی طرح عطا کا حکم دیتا ہے۔ عدل ایک ایسی چیز ہے جس سے سب کو فائدہ اٹھانا چاہئے۔ حضرت مسیح کا یہ تعلیم دینا کہ اگر تو بری آنکھ سے دیکھے تو آنکھ نکال ڈال۔ اس میں بھی قویٰ کا استیصال ہے کیونکہ ایسی تعلیم نہ دی کہ تو غیر محرم عورت کو ہرگز نہ دیکھ مگر برخلاف اس کے اجازت دی کہ دیکھ تو ضرور لیکن زنا کی آنکھ سے نہ دیکھ۔ دیکھنے سے تو ممانعت ہے ہی نہیں۔ دیکھے گا تو ضرور، بعد دیکھنے کے دیکھنا چاہئے کہ اس کے قویٰ پر کیا اثر ہوگا۔ کیوں نہ قرآن شریف کی طرح آنکھ کو ٹھوکر والی چیز ہی کے دیکھنے سے روکا اور آنکھ جیسی مفید اور قیمتی چیز کو ضائع کر دینے کا افسوس لگایا۔

پردہ سے مراد

اس ضمن میں پردہ کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ:

”آجکل پردے پر حملے کئے جاتے ہیں لیکن یہ لوگ نہیں جانتے کہ...... پردہ سے مراد زنداں نہیں بلکہ ایک قسم کی روک ہے کہ غیر مرد اور عورت ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکے۔ جب پردہ ہوگا ٹھوکر سے بچیں گے۔ ایک منصف مزاج کہہ سکتا ہے کہ ایسے لوگوں میں جہاں غیر مرد و عورت اکٹھے بلا تامل اور بے محابا مل سکیں، سیریں کریں کیوں کر جذبات نفس سے اضطراراً ٹھوکر نہ کھائیں گے۔ بسا اوقات سننے اور دیکھنے میں آیا ہے کہ ایسی قوموں میں غیر مرد اور عورت کے ایک مکان میں تنہا رہنے کو حالانکہ دروازہ بھی بند ہو، کوئی عیب نہیں سمجھتیں۔ یہ گویا تہذیب ہے۔ انہیں بدنتائج کو روکنے کے لئے شارع اسلام نے وہ باتیں کرنے کی اجازت ہی نہ دی، جو کسی کی ٹھوکر کا باعث ہوں۔ ایسے موقعہ پر یہ کہہ دیا کہ جہاں اس طرح غیر محرم مرد و عورت ہر دو جمع ہوں، تیسرا ان میں شیطان ہوتا ہے۔ ان ناپاک نتائج پر غور کرو جو یورپ اس خَلِیْعُ الرَّسَن تعلیم سے بھگت رہا ہے۔ بعض جگہ بالکل قابل شرم طوائفانہ زندگی بسر کی جارہی ہے۔ یہ انہی تعلیمات کا نتیجہ ہے۔ اگر کسی چیز کو خیانت سے بچانا چاہتے ہو تو حفاظت کرو۔ لیکن اگر حفاظت نہ کرو اور یہ سمجھ رکھو کہ بھلے مانس لوگ ہیں، تو یاد رکھو کہ ضرور وہ چیز تباہ ہوگی۔...... تعلیم کیسی پاکیزہ تعلیم ہے کہ جس نے مرد و عورت کو الگ رکھ کر ٹھوکر سے بچایا اور انسان کی زندگی حرام اور تلخ نہیں کی جس کے باعث یورپ نے آئے دن کی خانہ جنگیاں اور خودکشیاں دیکھیں۔ بعض شریف عورتوں کا طوائفانہ زندگی بسر کرنا ایک عملی نتیجہ اس اجازت کا ہے جو غیر عورت کو دیکھنے کے لئے دی گئی ہے۔

اب اس ضمن میں ایک اور وضاحت بھی کرتا ہوں۔ یہ...... تعلیم کا جو نقشہ مسیح موعود نے پیش فرمایا ہے اس پر عمل کرنے کی ہمیں پہلے سے بڑھ کر آج ضرورت ہے جبکہ مادیت کا بہت زور ہے۔ اخلاقی اقدار بالکل ختم ہو چکی ہیں۔ رابطے اتنے بڑھ چکے ہیں کہ مشرق و مغرب کی کوئی تخصیص نہیں رہی۔ اب انٹرنیٹ کو ہی لے لیں جہاں ان کے فوائد ہیں وہاں نقصانات بھی ہیں۔ اب یہ ہوتا ہے کہ بعض دفعہ اتفاقاً رابطہ ہوتا ہے، ایک دوسرے کا پتہ بھی نہیں ہوتا۔ بات چیت شروع ہو جاتی ہے۔ اور پھر اب یہ بھی سہولتیں میسر ہیں کہ ایک دوسرے کی تصویر، حرکات و سکنات بھی دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ غلط قسم کے لڑکے مستقل اپنے کمپیوٹر کے سامنے اس لئے بیٹھے ہوتے ہیں کہ کب کسی معصوم لڑکی سے رابطہ ہو اور پھر اس کو ورغلا کر اس کی زندگی برباد کی جائے۔ کئی واقعات ایسے ہو چکے ہیں۔ لڑکیوں کی اس طرح تصویریں بھیجنا بھی بے پردگی کے زمرے میں آتا ہے۔ تو عموماً دیکھا گیا ہے کہ یہ دوستیاں، یہ رشتے نیک نتائج کے حامل نہیں ہوتے۔ ماں باپ خاندانوں کی بدنامی کا باعث ہی ہوتے ہیں اور کبھی اگر رشتے ہو بھی جائیں تو کامیاب نہیں ہوتے۔ احمدی لڑکوں اور لڑکیوں کو اس سے بہر حال اجتناب کرنا چاہئے، بہت احتیاط کرنی چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

”اللہ تعالیٰ نے جس قدر قویٰ عطا فرمائے، وہ ضائع کرنے کے لئے نہیں دیئے گئے ان کی تعدیل اور جائز استعمال کرنا ہی ان کی نشوونما ہے۔ اسی لئے ...... نے قوائے رجولیت یا آنکھ کے نکالنے کی تعلیم نہیں دی بلکہ ان کا جائز استعمال اور تزکیہ نفس کرایا۔ جیسے فرمایا (۔)(المومنون: 2) اور ایسے ہی یہاں بھی فرمایا۔ متقی کی زندگی کا نقشہ کھینچ کر آخر میں بطور نتیجہ یہ کہا۔ (۔) (البقرہ: 6) یعنی وہ لوگ جو تقویٰ پر قدم مارتے ہیں۔ ایمان بالغیب لاتے ہیں۔ نماز ڈگمگاتی ہے پھر اسے کھڑا کرتے ہیں۔ خدا کے دیئے ہوئے سے دیتے ہیں۔ باوجود خطرات نفس بلا سوچے، گزشتہ اور موجودہ کتاب اللہ پر ایمان لاتے ہیں“۔ ایمان بالغیب کی طرف اشارہ ہے۔ ”اور آخر کار وہ یقین تک پہنچ جاتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت کے سر پر ہیں۔ وہ ایک ایسی سڑک پر ہیں جو برابر آگے کو جارہی ہے اور جس سے آدمی فلاح تک پہنچتا ہے۔ پس یہی لوگ فلاح یاب ہیں جو منزل مقصود تک پہنچ جائیں گے اور راہ کے خطرات سے نجات پاچکے ہیں، اس لئے شروع میں ہی اللہ تعالیٰ نے ہمیں تقویٰ کی تعلیم دے کر ایک ایسی کتاب ہم کو عطا کی جس میں تقویٰ کے وصایا بھی دیئے۔

وقف جدید کیلئے زور لگائیں

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

”میں احباب جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کی طرف پوری توجہ دیں اور اس کو کامیاب بنانے میں پورا زور لگائیں اور کوشش کریں کہ کوئی فرد جماعت ایسا نہ رہے جو صاحب استطاعت ہوتے ہوئے اس چندہ میں حصہ نہ لے۔“

(الفضل 17 فروری 1960ء)

(ناظم مال وقف جدید)

محترم حافظ مظفر احمد صاحب

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت و دیانت

امانت و دیانت کی بنیاد نیک نیتی دلی سچائی اور راستبازی ہے۔ رسول کریمؐ میں یہ وصف بھی خوب نمایاں تھا۔ آپ اہل مکہ میں اس خوبی میں ایسے ممتاز تھے کہ سب آپ کو ”صدوق و امین“ کے لقب سے یاد کرتے تھے اور اپنی امانتیں آپ کے پاس بے خوف و خطر رکھتے تھے۔

قریش مکہ نبی کریمؐ کے خون کے پیاسے اور آپ کے قتل کے درپے تھے۔ مگر حضورؐ کو ہجرت مدینہ کے وقت ان کی امانتوں کی واپسی کی فکر تھی۔ چنانچہ مکہ چھوڑتے ہوئے اپنے عمزاد حضرت علیؓ کو ان خطرناک حالات کے باوجود پیچھے چھوڑا کہ وہ امانتیں ادا کرکے مدینہ آئیں۔

رسول کریمؐ کے دل میں امانت کا جس قدر احساس گہرا تھا اس کا اندازہ اس واقعہ سے ہوتا ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص نے آپؐ سے پوچھا کہ اگر کوئی گری پڑی چیز مل جائے تو اس کا کیا کیا جائے؟ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ ایک سال تک اس کی نشانیاں بتا کر اعلان کرتے رہو پھر اگر اس کا مالک آجائے تو اسے لوٹا دو۔ وہ کہنے لگا اگر کوئی گمشدہ اونٹ مل جائے تو اس کا کیا کریں؟ نبی کریمؐ بہت ناراض ہوئے چہرہ کا رنگ سرخ ہوگیا اور فرمانے لگے تمہیں اس سے کیا اس اونٹ کے پاؤں ساتھ ہیں وہ درخت چرتا اور پانی پی کر زندہ رہ سکتا ہے۔ تم اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ خود اس کا مالک اُسے پالے۔

(بخاری کتاب العلم باب الغضب فی الموعظۃ)

حضرت سائب بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن حضرت عثمانؓ اور زبیرؓ مجھے اپنے ساتھ لے کر آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میری تعریفیں کرنے لگے۔ رسول کریمؐ نے انہیں فرمایا! آپ لوگ بے شک مجھے اس کے بارے میں زیادہ نہ بتاؤ۔ یہ جاہلیت کے زمانے میں میرا ساتھی رہا ہے۔ سائب کہنے لگے ہاں یا رسول اللہؐ! آپؐ کتنے اچھے ساتھی تھے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں اے سائب دیکھنا جاہلیت میں تمہارے اخلاق بہت نیک تھے۔ اسلام میں بھی وہ قائم رکھنا۔ مثلاً مہمان نوازی، یتیم کی عزت اور ہمسائے سے نیک سلوک وغیرہ پر خاص توجہ دینا۔

دوسری روایت میں ہے کہ سائبؓ آنحضرتؐ کے ساتھ تجارت میں شریک رہے۔ فتح مکہ کے دن سائب نے یہ گواہی دی کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ نے کبھی جھگڑا نہیں کیا۔

(مسند احمد جلد 3 ص 425 بیروت)

غزوۂ خیبر کے محاصرہ کے وقت بھوک اور فاقے کے ایام میں مسلمانوں کی امانت کا ایک کڑا امتحان ہوا۔ ہوا یوں کہ یہود کے ایک حبشی چرواہے نے اسلام قبول کرلیا اور سوال پیدا ہوا کہ اس کے سپرد یہود کی بکریوں کا کیا کیا جائے۔ نبی کریمؐ نے ہر حال میں امانت کی حفاظت کرنے کا فیصلہ فرمایا۔ آپؐ نے اپنے صحابہ کی بھوک اور فاقہ کی قربانی دیدی مگر کیا مجال کہ آپ کی امانت میں کوئی فرق آیا ہو حالانکہ یہ بکریاں دشمن کے طویل محاصرہ میں تو مہینوں کی خوراک بن سکتی تھیں۔ مگر آپؐ نے کس شان استغناء سے فرمایا کہ بکریوں کا منہ قلعے کی طرف کر کے ان کو ہانک دو۔ خدا تعالیٰ ان کو ان کے مالک کے پاس پہنچا دے گا۔ نومسلم غلام نے ایسا ہی کیا اور بکریاں قلعے کے پاس پہنچ گئیں جہاں سے قلعے والوں نے ان کو اندر داخل کرلیا۔ سبحان اللہ! رسول اللہ ﷺ جنگ میں بھی جہاں سب کچھ جائز سمجھا جاتا ہے کس شدت سے امانت کے اصول پر عمل کرتے اور کرواتے تھے۔

(السیرۃ النبویہ لابن ھشام جلد 4 ص 42)

لڑنے والوں کے مال آج بھی میدان جنگ میں حلال سمجھے جاتے ہیں۔ کیا آج کل کے مہذب زمانہ میں کبھی ایسا واقعہ ہوا ہے کہ دوران جنگ دشمن کے جانور اور مال و اسباب ہاتھ آگئے ہوں اور ان کو دشمن فوج کی طرف سے واپس کر دیا گیا ہو۔ نہیں نہیں! آج کی دنیا میں عام حالات میں بھی دشمن کے مال کی حفاظت تو درکنار، اسے لوٹنا جائز سمجھا جاتا ہے۔ مگر قربان جائیں دیانتداروں کے اس سردار پر کہ دشمن کا وہ مال جو ایک طرف فاقہ کش اور بھوک کے شکار مسلمانوں کی مہینوں کی غذا بن سکتا تھا، دوسری طرف دشمن اس سے اپنا محاصرہ لمبا کھینچ کر مسلمانوں کو پسپائی پر مجبور کرسکتا تھا۔ ان سب باتوں کی کوئی پرواہ نہ کی اور امانت مالکوں کے سپرد کرنے کا فیصلہ فرمایا۔

(از اسوۂ انسان کاملؐ)

تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:-

میں ان سب کو جو اس تحریک میں حصہ لے رہے ہیں یا حصہ لے سکتے ہیں یا اگر پہلے انہوں نے حصہ نہیں لیا- تو اب وہ اپنی گزشتہ کوتاہیوں کے ازالہ کا ارادہ رکھتے ہیں- خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے بلاتا ہوں- اور مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ اس سال کی تحریک میں پہلے تمام سالوں سے بڑھ کر حصہ لینے کی کوشش کریں- اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جماعت کے مخلصین اللہ تعالیٰ کے فضل سے چندوں میں ہمیشہ نمایاں حصہ لیا کرتے ہیں- اور کوشش کرتے ہیں کہ ان کا قدم ہمیشہ آگے بڑھے-

(الفضل یکم دسمبر 1943ء)

(ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید)

سراپا حسن واحسان وجود۔ سیدنا طاہر کی یادیں

ارشاد احمد خان صاحب مربی سلسلہ

میرے والد صاحب محترم سلطان شیر خان مرحوم نے 1955ء میں بیعت کی اور ان کا مرکز آنا جانا شروع ہوا۔ تو وہ کہا کرتے تھے۔ کہ مرکز سلسلہ میں جن بزرگ ہستیوں نے مجھے متاثر کیا ان میں سے ایک میری ہی عمر کے جوان تھے۔ جن کے اخلاق اور شفقت اور محبت نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا۔ کہ اتنی کم عمری میں پائے کے عالم اور مجسم اخلاق اور محبت ہیں۔ ہم بچپن میں اپنے والد صاحب سے سوال کرتے تھے۔ کہ یہ کون ہیں۔ تو وہ بتاتے کہ حضرت مصلح موعود کے بیٹے ہیں اور ان کا نام مرزا طاہر احمد صاحب ہے۔

میرے والدین نے مجھے پیدائش سے قبل وقف کر دیا تھا۔ اور میرا نام بھی حضرت مصلح موعود نے ہی عطا کیا تھا۔ 1975ء میں پشاور بورڈ سے میٹرک کرنے کے بعد جب میں جامعہ احمدیہ میں داخل ہوا تو اکتوبر میں اجتماع انصاراللہ مرکزیہ پر میرے والد صاحب پشاور سے ربوہ آئے۔ تو مجھے ساتھ لیا اور میاں طاہر احمد صاحب کے پاس وقف جدید کے دفتر لے گئے۔ اور تعارف کراتے ہوئے کہنے لگے بیٹا! یہ وہی مرزا طاہر احمد صاحب ہیں۔ جن کے بارے میں میں آپ کو بتایا کرتا تھا۔ اور حضور سے کہنے لگے۔ میاں صاحب یہ میرے بیٹے بلکہ بڑے بیٹے ارشاد احمد خان ہیں۔ ان کو میں نے وقف کیا ہے۔ اور جامعہ احمدیہ کے طالب علم ہیں۔ اور اس وقت حضور نے جتنی محبت اور شفقت میرے ساتھ کی۔ وہ میں تاحیات نہیں بھول سکوں گا۔ وہ مجسم رحمت تھے اور میرے لئے خصوصیت ہے۔ اس لئے کہ صوبہ سرحد کے سنگلاخ قبائلی علاقہ جات میں میرا بچپن گزرا تھا۔ اور اردو بھی صحیح نہیں بول سکتا تھا۔ اور پنجاب میں نو وارد تھا۔ پنجاب کے ماحول سے بھی صحیح واقف نہیں تھا۔ اور جامعہ میں داخلے کے بعد مجھے شدید نزلہ و زکام شروع ہوا جو تقریباً 4 ماہ رہا۔ اس زمانہ میں حضرت میاں طاہر احمد صاحب اور دیگر بزرگوں نے خاکسار کی بڑی مدد بھی کی اور ہمت بندھائی اور خاکسار اس قابل ہوا کہ جامعہ احمدیہ کی پڑھائی جاری رکھ سکے۔

حضور جب ناظم ارشاد وقف جدید تھے۔ خاکسار جب بھی ملنے جاتا۔ تو حضور کھڑے ہو جاتے خاکسار کو گلے لگاتے اور جب تک میں نہ بیٹھتا حضور نہیں بیٹھتے تھے اور میرے لئے خصوصی طور پر چائے منگواتے اور اپنے عملے کے افراد سے کہتے تھے کہ پشاور کا پٹھان ہے چائے کا بہت شوقین ہے فوراً چائے لاؤ۔ اور چائے حاضر ہو جاتی۔ حضور دفتر کے کام بھی نمٹاتے اور ساتھ ساتھ اس عاجز کے ساتھ پیار اور محبت سے باتیں بھی کرتے جاتے تھے۔ میری ہر جائز طریق سے مدد فرماتے تھے۔

غالباً 1976ء کا واقعہ ہے۔ خاکسار ہوائی بندوق لئے شکار کے لئے احمد نگر کی طرف نکلا۔ وہاں شکار کھیلتے کھیلتے میں ایک باغ میں داخل ہوا۔ شکار کر رہا تھا کہ ایک پیاری آواز میرے کانوں میں سنائی دی۔ خان صاحب۔ خان صاحب میں نے آواز کی سمت میں دیکھا تو حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ٹیوب ویل کے کنارے بیٹھے ہیں۔ اور کچھ کھا رہے ہیں۔ میں حضور کی طرف گیا تو حضور نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اور میں بالکل حضور کے سامنے بیٹھ گیا اور حضور اپنے ہاتھ سے امرود ٹیوب ویل کے تازے پانی سے دھوتے اور کاٹتے خود کھاتے اور مجھے بھی کھلاتے جاتے تھے۔ اور ساتھ ساتھ مجھے شکار کھیلنے کے گر سکھاتے جاتے تھے۔ اور ساتھ فرماتے کہ پٹھان تو اچھے بندوقچی ہوتے ہیں اور نشانہ بھی اچھا ہوتا ہے۔ کیا آپ کو بندوق چلانی آتی ہے۔ میں نے عرض کیا۔ میاں صاحب میرے والد صاحب نے ہمیں بندوق تو نہیں سکھائی البتہ ہوائی بندوق چلانے کا تجربہ ربوہ میں آ کر ہوا ہے۔

جامعہ احمدیہ کی پڑھائی بہت مشکل ہوتی تھی۔ اور بعض مضامین کے بارے میں مواد بھی کم ہی ملتا تھا۔ موازنہ مذاہب میں کیمونزم کا مضمون کچھ ایسا ہی تھا۔ شاہد کا امتحان جب دے رہے تھے۔ تو کلاس کے اکثر طلباء اس کے بارے میں پریشان تھے۔ ہماری کلاس کے کچھ طلباء حضور سے وقف جدید میں ملے اور اس مضمون کے بارے میں بات کی۔ حضور نے فرمایا کہ پچھلے دس سال کے پرچے نکال لائیں اور پھر ان کے سوالات لکھیں مگر یہ خیال رکھیں کہ ایک دفعہ ہی سوال لکھا جائے۔ ہماری کلاس کے دو تین طلباء نے مل کر ان پرچوں سے سوالات ترتیب سے لکھے۔ حضور کے پاس گئے اور ان سے وقت مانگا۔ حضور نے دفتر سے چھٹی کے بعد کا وقت دیا۔ اور غالباً دو دن حضور نے ہماری کلاس لی۔ اور سارے سوالات تفصیل اور وضاحت سے سمجھاتے جاتے تھے اور ہم ساتھ ساتھ نوٹس لیتے جاتے تھے۔ جہاں بات سمجھ نہ آتی تو کہہ دیتے میاں صاحب یہ بات سمجھ نہیں آئی۔ اور حضور پھر اور آسان پیرائے میں سمجھا دیتے اور فرماتے سمجھ آ گئی ہم کہتے کہ جی آ گئی ہے۔ اور پھر حضور آگے چلتے۔ اس وقت مجھے یہ بھی علم ہوا کہ حضور ایک زبردست اور ماہر استاد ہیں۔ اور جب امتحان ہوا تو کیمونزم کا پرچہ ہم نے آسانی سے دیا۔

1982ء جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلوں کے موقع پر حضور جامعہ احمدیہ تشریف لائے جب کھیلیں ختم ہو گئیں تو مغرب کا وقت ہو رہا تھا۔ حضور بیت حسن اقبال میں تشریف لائے۔ ان دنوں خاکسار کی امامت کی باری تھی۔ خاکسار نے بڑے زور سے حضور سے درخواست کی کہ میاں صاحب نماز پڑھا دیں۔ حضور نے فرمایا کہ امام الصلوٰۃ کا حق زیادہ ہے۔ میں نے کہا کہ میاں صاحب میری باری ہے۔ اور میں اپنا حق آپ کو دیتا ہوں۔ اور ساتھ طلباء جامعہ نے بھی زور لگایا۔ اس پر حضور نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی۔

ایک سال بچ گیا

جامعہ احمدیہ میں خاکسار جب ثالثہ کا طالب علم تھا۔ تو سالانہ امتحان میں ایک مضمون میں خاکسار کے پاس ہونے میں صرف 6 نمبر کم تھے۔ باقی مضامین میں خاکسار کے نمبر اچھے تھے مگر ممتحن نے خاکسار کو فیل کر دیا۔ خاکسار محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کے پاس گیا۔ اور ان سے درخواست کی۔ کہ گریس مارکس دے کر خاکسار کو پاس کر دیں۔ محترم ملک سیف الرحمان صاحب نے فرمایا کہ عزیزم کیس میرے ہاتھ سے نکل کر وکالت تعلیم میں پہنچ گیا ہے۔ اب آپ میاں طاہر احمد صاحب کو مل لیں شاید وہ آپ کی مدد کر سکیں۔ خاکسار سیدھا وقف جدید پہنچا۔ اور محترم میاں صاحب سے ملا۔ اور اپنا امتحان کا تفصیلی مارکس سرٹیفکیٹ دکھایا اور عرض کی کہ ایک مضمون میں 6 نمبر کم ہونے سے خاکسار کا پورا سال ضائع ہو جائے گا۔ حضور نے مجھے ایک چٹ محترم مسعود احمد جہلمی صاحب مرحوم کے نام دے دی۔ اور فرمایا کہ ان سے کہہ دیں کہ بورڈ کا اجلاس جلد بلا لیں۔ میرے ساتھ جامعہ احمدیہ کے 13 یا 14 طلباء اور بھی تھے جن کے ساتھ یہی معاملہ تھا۔ چنانچہ بورڈ کا اجلاس بلایا گیا۔ جب خاکسار کی باری آئی تو ایک بزرگ نے ایک سوال پوچھا۔ ابھی میں جواب دے ہی رہا تھا۔ تو حضور نے فرمایا اسی مضمون میں رہ گئے ہیں اس لئے ان سے اس قسم کے سوال نہ پوچھیں۔ اور ساتھ خاکسار کو مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ خان صاحب اگر ایک چانس مل جائے تو پاس کر لو گے۔ خاکسار نے کہا کہ انشاء اللہ پاس کر لوں گا۔ آپ سب بزرگ خاکسار کے لئے دعا کریں۔ اس کے بعد خاکسار نے امتحان دیا اور خدا کے فضل سے 80/100 نمبر لے کر پاس ہو گیا۔ اور اس طرح خاکسار کا ایک قیمتی سال بچ گیا۔ نتیجہ آؤٹ ہونے کے بعد خاکسار سیدھا وقف جدید آیا اور محترم میاں صاحب کو بتایا۔ بہت خوش ہوئے اور خاکسار کے لئے دعا کی۔

1982ء میں جلسہ سالانہ کے اختتام کے بعد جب تمام لنگر بند ہوئے تو لنگر خانہ نمبر 1 میں حضور کے ساتھ کھانے کی دعوت ہوئی۔ خاکسار نے بطور قائم مقام ناظم لنگر پرہیزی اس دعوت میں شرکت کی۔ یہ بڑا خوبصورت منظر تھا۔ سامنے چند میز اور ساتھ کرسیاں پڑی تھیں۔ اور ساتھ دیگ پکائی والے چولہوں کے ساتھ ناظمین کے لئے کھانے کا انتظام تھا۔ اس دعوت میں استعمال ہونے والے تمام برتن مٹی کے تھے۔ کنالیاں، پیالیاں، آب خورے وغیرہ حضور نے بھی انہی برتنوں میں کھانا کھایا اور آخر پر دعا کرائی۔

ایک دفعہ بیت مبارک میں ایک جلسہ کی صدارت کر رہے تھے۔ حضور مقررین کو جب بلاتے تھے۔ تو پہلے مقرر اور دوسرے مقرر کی تقاریر کے درمیان ایسے جملے بولتے کہ جس سے یہ معلوم ہوتا کہ یہ آنے والی تقریر پہلے ہو جانے والی تقریر کا تسلسل ہے۔ اور یہ صرف حضور ہی کی خاص خوبی تھی۔ کہ وہ دونوں تقاریر کو ملا دیتے تھے۔ اور سامعین اس سے بہت محظوظ ہوتے تھے۔

علم کا سمندر

جب خاکسار نوشہرہ کینٹ میں مربی تھا۔ اور MTA کا آغاز ہو چکا تھا۔ حضور ان دنوں اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں پر خطبات جمعہ دے رہے تھے۔ ہمارے ایک احمدی بھائی ایک پروفیسر کو خطبہ جمعہ حضور کا سنانے لے گئے۔ اس دن حضور اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض پر خطبہ دے رہے تھے۔ وہ احمدی بھائی کہنے لگا کہ مضمون کو میں سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ مگر میرے لئے اس پروفیسر کو سمجھانا مشکل تھا۔ اس لئے میں دل ہی دل میں سوچ رہا تھا کہ یہ صاحب اس موضوع پر بعد میں مجھ سے سوال نہ کریں۔ حضور کا خطبہ جمعہ ختم ہوا۔ تو وہ پروفیسر صاحب خود گویا ہوئے کہ میں گزشتہ 35 سال سے اس موضوع کو پڑھ رہا ہوں اور سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں مگر میں اس کو نہیں سمجھ سکا۔ اور آج مرزا صاحب نے بڑے آسان پیرایہ میں یہ مضمون کھول کر رکھ دیا ہے۔ اور آج میں اس مضمون کو سمجھ گیا ہوں۔ اور اس کے بیان کرنے پر قادر ہو گیا ہوں۔ اور اس کے بعد وہ مسلسل حضور کے خطبات سنتا رہا۔ یہ حضور ہی کا کمال تھا کہ مشکل سے مشکل مضمون بھی آسان پیرایہ میں بیان کر دیتے تھے۔

بحیثیت مربی سلسلہ ہم نمازوں کی اہلیت اور افادیت جماعت کو سمجھاتے رہے ہیں۔ مگر جب حضور نے اس موضوع پر خطبات دیئے تو ہمیں ایسا لگا جیسے ہم کچھ بھی نہیں جانتے تھے۔ حضور نے اتنے پیار سے اور آسان طریقے سے نماز کی اہمیت و افادیت اور نماز کا فلسفہ بیان کیا کہ جتنی داد دے سکیں کم ہے یہ خطبات ''ذوق عبادت'' کے نام سے کتابی شکل میں چھپ

چکے ہیں۔

میرا چھوٹا بھائی آصف احمد خان پرائمری سکول کچا بازار ربوہ میں پڑھتا تھا۔ ہر جمعرات کو اپنے کلاس کے کسی غیر احمدی دوست کو لے کر قصر خلافت پہنچ جاتا۔ اور حضور سے ملاقات کراتا اور ساتھ عرض کرتا کہ حضور یہ میرا دوست ہے اور احمدی نہیں ہے حضور بڑی شفقت سے ان بچوں سے ملتے اور پیاری پیاری باتیں کرتے۔ اور بعض اوقات ان کو تحائف بھی دیتے ایک دفعہ حضور نے فرمایا۔ آصف خان آپ کا بڑا بھائی مربی ہے ان سے اپنے دوستوں کو ملایا کرو۔ اور آصف خان گھر آ کر حضور کے شفقت بھرے واقعات اور باتیں سناتا۔

1983ء میں خاکسار سید والا تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ میں مربی تھا۔ حضور کی خدمت میں ملاقات کے لئے درخواست بھیجی کہ حضور خاکسار مع فیملی آپ سے ملنا چاہتا ہے۔ سید والا میں مجھے محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی چٹھی ملی۔ کہ فلاں تاریخ کو آپ کی ملاقات ہوگی۔ خاکسار اس تاریخ کو ربوہ آیا۔ اور اپنے والدین اور بہن بھائیوں سمیت حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آتے وقت حضور نے میری چھوٹی بہن صاعقہ سلطان کو ٹافیاں دیں۔

جب میری اسی بہن نے اپنی کلاس میں پہلی پوزیشن لی اور والد صاحب کے ساتھ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنی پوزیشن بتائی کہ کلاس میں فرسٹ آئی ہوں۔ تو حضور نے شاباش دی۔ سر پر دست شفقت پھیرا اور مٹھائی کا ڈبہ دیا۔ اور دعا دی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ نمایاں پوزیشنوں سے نوازتا رہے۔

2001ء جلسہ سالانہ جرمنی میں خاکسار کو بھی اللہ تعالیٰ نے جانے کی توفیق بخشی۔ حضور سے ملاقات ہوئی۔ میرے ساتھ میرے بھائی عارف احمد اور ان کی اہلیہ اور بچے بھی تھے۔ جیسے ہم داخل ہوئے۔ حضور نے بڑے تپاک سے معانقہ کیا۔ اور یہ وہ وقت تھا۔ کہ حضور شدید بیماری سے ابھی ٹھیک ہوئے تھے مگر کمزوری ابھی باقی تھی۔ حضور نے بڑے پیار سے فرمایا کہ ارشاد احمد خان نام کا ایک مربی میں نے پشاور بھیجا ہے مگر اس وقت وہ وہاں پر نہیں ہے۔ میرے بھائی نے کہا کہ شاید حضور آپ بھول گئے ہیں۔ میں نے کہا کہ نہیں۔ حضور مذاق کر رہے ہیں۔ پھر حضور میری طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا اچھا تو ارشاد احمد خان تو یہاں جرمنی میں میرے سامنے بیٹھے ہیں۔ تو پشاور میں کیسے ہو سکتے ہیں۔ حضور نے میرے بھائی کو فرمایا کہ عارف مربی بھائی کو جلسہ سالانہ پر ضرور بلایا کرو۔ حضور نے میز کے دراز سے کچھ چاکلیٹ نکالے اور بچوں کو دیئے۔ اور فرمایا منیر ہمارا گروپ فوٹو کھینچ لو۔ اس کے بعد ہم نے چشم تر کے ساتھ اجازت لی۔

میرے سب سے چھوٹے بھائی عزیزم طفیل احمد خان بھی جرمنی میں حضور کو اسی جلسہ پر دوسرے بھائیوں اور امی کے ساتھ ملے۔ حضور نے پوچھا کہ طفیل خان آپ کی شادی ہوگئی ہے۔ تو طفیل نے جواب دیا کہ حضور ابھی پڑھ رہا ہوں۔ میرے لئے دعا کریں۔ حضور نے فرمایا تو پھر آپ بچے ہوئے اور میز کے دراز سے چاکلیٹ نکال کر ان کو بھی کھلائے۔ حضور کی شفقتوں اور محبتوں کے کیا کہنے۔ ہم میں سے ہر احمدی یہی سمجھتا رہا ہے کہ حضور ہم سے سب سے زیادہ پیار اور محبت کرتے ہیں۔ دوسرے کے ساتھ اتنا پیار اور محبت نہیں کرتے جبکہ حضور کا سب احمدیوں کے ساتھ یہی سلوک تھا۔

جب میرے والد صاحب وفات پا گئے دسمبر 1999ء میں تو حضور کو دعا کے لئے لکھا۔ حضور نے اپنے دست مبارک سے خاکسار کو تعزیت کا اور دعا کا خط لکھا۔ ہم سب کے لئے یہ بہت بڑا تحفہ تھا کہ حضور نے نہ صرف یاد کیا بلکہ اپنے دست مبارک سے جواب لکھا۔ یہ حضور ہی کا کام تھا کہ بے تحاشا مصروفیات میں سے وقت نکال کر ہم جیسے حقیروں کو یاد کرتے رہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضور کو بہت ہی اعلیٰ حافظہ عطا کیا تھا۔ ایک دفعہ جس کو مل لیتے تو پھر اس کو یاد رکھتے۔ بلکہ بعض دفعہ ملاقاتوں میں اس کا حوالہ بھی دیتے۔

پشتو زبان کے صوفی شاعر عبدالرحمان بابا نے کیا خوب کہا ہے۔

ترجمہ: کہ آپ کے حسن کے پھول بہت زیادہ ہیں میرا دامن تنگ ہے کس کس کو اکٹھا کروں۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35458 میں صادقہ ملک زوجہ ملک مسعود احمد قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مغلپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 8-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/7000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 14 تولے مالیتی -/81000 روپے۔ سلائی مشین مالیتی -/1000 روپے۔ گھڑی مالیتی -/1000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ صادقہ ملک زوجہ ملک مسعود احمد علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 چوہدری بشیر احمد صراف وصیت نمبر 11065 گواہ شد نمبر 2 ملک عبداللہ خان وصیت نمبر 9207

مسل نمبر 35459 میں بشریٰ وسیم زوجہ وسیم ہمایوں مرزا قوم سیٹھی پیشہ پنشنر عمر 66 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینٹ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ دو عدد طلائی چین مالیتی -/13000 روپے۔ پنشنر بینیفٹ اکاؤنٹ میں رقم -/1000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7174 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ بشریٰ وسیم زوجہ وسیم ہمایوں مرزا لاہور گواہ شد نمبر 1 محمود احمد ولد ذکاء اے ملک لاہور گواہ شد نمبر 2 وسیم ہمایوں مرزا خاوند موصیہ

مسل نمبر 35460 میں صبیحہ صدف بھٹی بنت سلطان احمد بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وحدت کالونی لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 20-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ صبیحہ صدف بھٹی بنت سلطان احمد بھٹی وحدت کالونی لاہور گواہ شد نمبر 1 سلطان احمد بھٹی والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 منیر الدین سیال وصیت نمبر 27606

مسل نمبر 35461 میں منور علی ولد چوہدری سلطان علی قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چاہ میراں لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 21-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/22450 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منور علی ولد چوہدری سلطان علی چاہ میراں لاہور گواہ شد نمبر 1 فضل عمر بٹ ولد عبدالعزیز بٹ بیگم پورہ لاہور گواہ شد نمبر 2 چوہدری انوار احمد وصیت نمبر 30054

مسل نمبر 35462 میں سہیل احمد ولد ریاض احمد قوم فقیر پیشہ خادم بیت الذکر عمر 19 سال بیعت 1998ء ساکن 98 شمالی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سہیل احمد ولد ریاض احمد 98 شمالی ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر 1 حافظ محمد اکرم بھٹی ولد دلپذیر 98 شمالی ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر 2 ملک محمد اسلم وصیت نمبر 27472

مسل نمبر 35463 میں جمشید احمد نقاش ولد رفیق احمد خالد قوم بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو سول لائن سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 9-4-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی

باقی صفحہ 7 پر

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

منگل 23 دسمبر 2003ء

12-15 a.m	عربی سروس
1-15 a.m	چلڈرنز کارنر
1-25 a.m	مجلس سوال و جواب
2-30 a.m	کوئز۔ روحانی خزائن
3-20 a.m	زندہ لوگ
3-50 a.m	فرانسیسی سروس
5-05 a.m	تلاوت، انصار سلطان القلم، خبریں
5-25 a.m	چلڈرنز کارنر
6-25 a.m	مجلس سوال و جواب
7-40 a.m	طب و صحت کی باتیں
8-15 a.m	تعارفی پروگرام
9-10 a.m	لجنہ میگزین
10-10 a.m	ملاقات
11-10 a.m	تلاوت، خبریں
11-40 a.m	لقاء مع العرب
12-40 p.m	لجنہ میگزین
1-00 p.m	مجلس سوال و جواب
1-50 p.m	سفر ہم نے کیا
3-05 p.m	انڈونیشین سروس
4-10 p.m	طب و صحت کی باتیں
4-30 p.m	المائدہ
5-05 p.m	تلاوت، انصار سلطان القلم، خبریں
6-00 p.m	مجلس سوال و جواب
7-10 p.m	بنگلہ سروس
8-15 p.m	ملاقات اردو
9-15 p.m	فرانسیسی سروس
10-10 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	لقاء مع العرب

بدھ 24 دسمبر 2003ء

12-15 a.m	عربی سروس
1-35 a.m	چلڈرنز کارنر
2-05 a.m	مجلس سوال و جواب
3-25 a.m	المائدہ
3-50 a.m	ملاقات اردو
5-05 a.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز کارنر
6-30 a.m	مجلس سوال و جواب
7-30 a.m	ہماری کائنات
8-00 a.m	تقریر۔ مکرم طارق باجوہ صاحب
8-40 a.m	سفر ہم نے کیا
8-55 a.m	جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
9-40 a.m	خطبہ جمعہ
11-05 a.m	تلاوت، خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-35 p.m	سواحیلی سروس
1-30 p.m	سفر ہم نے کیا
1-45 p.m	مجلس سوال و جواب
2-45 p.m	ہماری کائنات
3-15 p.m	جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
4-15 p.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
5-05 p.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 p.m	مجلس سوال و جواب
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	خطبہ جمعہ (نشر مکرر)
9-30 p.m	فرانسیسی سروس
10-30 p.m	جرمن سروس
11-30 p.m	لقاء مع العرب

جمعرات 25 اگست 2003ء

12-15 a.m	عربی سروس
1-15 a.m	چلڈرنز کارنر
2-15 a.m	مجلس سوال و جواب
3-25 a.m	خطبہ جمعہ (نشر مکرر)
5-05 a.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m	بچوں کا پروگرام
6-25 a.m	مجلس سوال و جواب
7-25 a.m	ہم اور ہماری غذا
7-40 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
8-15 a.m	جلسہ سالانہ U.S.A تیسرے روز کے پروگرام
9-20 a.m	کمپیوٹر سب کے لئے
10-00 a.m	ترجمۃ القرآن
11-05 a.m	تلاوت، خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-30 p.m	پشتو پروگرام
1-35 p.m	سوال و جواب
3-15 p.m	انڈونیشین سروس
4-15 p.m	کمپیوٹر سب کے لئے
5-05 p.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
5-55 p.m	مجلس سوال و جواب
6-55 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	ترجمۃ القرآن
9-00 p.m	فرانسیسی سروس
10-00 p.m	جرمن سروس
11-00 p.m	لقاء مع العرب

☆☆☆☆ ☆☆☆

آنکھوں کے عطیہ کا وصیتی فارم حاصل کرنے کے لئے نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن و آئی بینک مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان سے رابطہ کریں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

✿ مکرم منور احمد ملہی صاحب مربی ضلع گوجرانوالہ کی خالہ اور مکرم عبدالقدوس قمر جاوید صاحب کارکن وکالت مال ثانی کی والدہ مکرمہ صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالعزیز صاحب مرحوم مورخہ 15 دسمبر 2003ء بروز پیر بعمر 79 سال وفات پاگئیں۔ آپ حضرت حاجی فضل الٰہی صاحب بھیروی رفیق حضرت مسیح موعود کی بہو اور حضرت میاں احمد دین صاحب بھیروی رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی اور حضرت میاں محمد دین صاحب بھیروی رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی تھیں۔ بدوملہی اور ربوہ میں آپ نے بہت سے بچوں کو قرآن پاک پڑھایا۔ مرحومہ کا جنازہ 16 دسمبر کو احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے پڑھایا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری عبدالشکور صاحب نائب وکیل المال ثانی نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے ان کے درجات بلند کرے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔

نکاح

✿ مکرمہ ھبۃ النصیر صاحبہ بنت مکرم عبدالحمید خادم صاحب آف بوخولٹ جرمنی کا نکاح ہمراہ مکرم لئیق احمد صاحب ابن مکرم رشید احمد صاحب آف اسلام آباد مورخہ 5 دسمبر 2003ء بمقام بیت الذکر اسلام آباد مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ اسلام آباد نے مبلغ چھ ہزار یورو (6000/-) پر پڑھا۔ مکرمہ ھبۃ النصیر صاحبہ مکرم عبدالستار خادم صاحب مرحوم آف گوجرانوالہ کی پوتی ہے۔ مکرم لئیق احمد صاحب مکرم عبدالعزیز صاحب مرحوم کے پوتے ہیں۔ نیز لڑکا اور لڑکی دونوں مکرم عظمت اللہ صاحب راجپوت مرحوم کے نواسہ اور نواسی ہیں۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

✿ مکرم محمد طارق سہیل صاحب بطور نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے ضلع جھنگ اور ضلع وہاڑی کے دورہ پر ہیں۔ توسیع اشاعت الفضل وصولی چندہ الفضل و بقایات، ترغیب اشتہارات۔ امراء، مربیان، معلمین صدران و جملہ احباب کرام سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

نکاح

✿ مکرمہ سونیا شاہد صاحبہ بنت میجر (ر) عارف شاہد صاحب لاہور چھاؤنی کا نکاح ہمراہ مکرم احمد ابراہیم صاحب ابن مکرم ملک محمد فہیم صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور بعوض ایک لاکھ روپیہ حق مہر مکرم طاہر محمود خانصاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 19 ستمبر 2003ء کو بیت النور میں پڑھا۔ احمد ابراہیم صاحب ملک محمد مستقیم صاحب آف ساہیوال کے پوتے اور ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے ہیں۔ جبکہ سونیا شاہد صاحبہ میجر مسعود شاہد صاحب آف سیالکوٹ کی پوتی اور فلائیٹ لیفٹیننٹ ایم ایم لطیف صاحب کی نواسی اور ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب اور سردار عبدالرحمٰن صاحب مہر سنگھ کی نسل سے ہے۔ اس رشتہ کے فریقین اور جماعت کیلئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

بقیہ صفحہ 1

احمدی طلباء وطالبات سے درخواست ہے کہ جن کے نمبر اس سے زیادہ ہوں وہ فوری نظارت تعلیم کو مطلع کریں۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2003ء مقرر ہے۔

☆ پری انجینئرنگ۔ عتیق الرحمٰن ابن من الرحمٰن صاحب حاصل کردہ نمبر: 936 فیصل آباد بورڈ۔

☆ پری میڈیکل۔ کرن ناز بنت محمد نعیم صاحب حاصل کردہ نمبر 915 کراچی بورڈ۔

☆ جنرل گروپ۔ مسرت صباء بنت مکرم بشارت احمد بھٹی صاحب حاصل کردہ نمبر 870 کراچی بورڈ۔

پری انجینئرنگ اور پری میڈیکل کے علاوہ باقی تمام کمبینیشنز آئی سی ایس وغیرہ جنرل گروپ میں شامل ہیں۔

(نوٹ: ان نمبروں سے زیادہ نمبر ہونے کی صورت میں یہ پوزیشنز تبدیل ہوجائیں گی۔)

(نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 6

وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد جمشید احمد نقاش ولد رفیق احمد خالد نیو سول لائن سرگودھا گواہ شد نمبر 1 محمد ارشاد انور وصیت نمبر 26216 گواہ شد نمبر 2 لقمان احمد کشور وصیت نمبر 29855

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

ہفتہ	20۔دسمبر	زوال آفتاب	12-06
ہفتہ	20۔دسمبر	غروب آفتاب	5-10
اتوار	21۔دسمبر	طلوع فجر	5-35
اتوار	21۔دسمبر	طلوع آفتاب	7-02

اقوام متحدہ کی قراردادیں ہی مسئلہ کشمیر کے حل کی بنیاد ہیں وزیراعظم میر ظفراللہ جمالی نے کہا ہے کہ اپوزیشن کے جلسے جلوسوں پر پابندی نہیں لگائیں گے۔ یہ ان کا جمہوری حق ہے۔ وہ انٹرنیشنل ڈینٹل کانگرس میں صحافیوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر پر اقوام متحدہ کی قراردادیں ہی مسئلہ کے حل کیلئے بنیاد ہیں۔ کسی بھی صورت میں صحت اور تعلیم کے شعبے میں سمجھوتہ نہیں کروں گا۔ کیونکہ ان شعبوں کا تعلق لوگوں کی زندگی اور ان کے مستقبل سے ہے۔

پاک فوج کے متعدد اعلیٰ افسروں کے تبادلے

صدر مشرف کے ملٹری سیکرٹری، کور کمانڈر لاہور اور ملٹری انٹیلی جنس کے سربراہ سمیت پاک فوج کے کئی اعلیٰ افسروں کے تبادلے اور تقرریاں کر دی گئی ہیں۔ ڈائریکٹر جنرل ملٹری انٹیلی جنس میجر جنرل طارق مجید کو لیفٹیننٹ جنرل کے عہدہ پر ترقی دے کر چیف آف جنرل سٹاف مقرر کر دیا گیا ہے۔ صدر مشرف کے ملٹری سیکرٹری میجر جنرل ندیم تاج کا تبادلہ ڈائریکٹر جنرل ملٹری انٹیلی جنس کے طور پر کیا گیا ہے۔ میجر جنرل شفاعت اللہ شاہ کو صدر مشرف کا ملٹری سیکرٹری مقرر کر دیا گیا ہے۔ چیف آف جنرل سٹاف لیفٹیننٹ جنرل شاہد عزیز کو کور کمانڈر لاہور بنا دیا گیا ہے۔ جبکہ کور کمانڈر لاہور لیفٹیننٹ جنرل ضرار عظیم جنرل ہیڈ کوارٹر میں انسپکٹر جنرل ٹریننگ اینڈ ایوولیوشن کے طور پر کام کرینگے۔ پاکستان آرڈیننس فیکٹری کے چیئرمین لیفٹیننٹ جنرل عبدالقیوم خان 5 جنوری 2004ء کو ریٹائر ہو جائیں گے۔ ڈائریکٹر جنرل ملٹری ٹریننگ میجر جنرل محمد جاوید کو چیئرمین پاکستان آرڈیننس فیکٹری مقرر کیا گیا ہے۔

کسی بھی ملک کو ایک شخصیت پر انحصار نہیں کرنا چاہئے صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ وہ اس بات سے مکمل اتفاق کرتے ہیں کہ کسی بھی ملک کو ایک شخصیت پر انحصار نہیں کرنا چاہئے شخصیت سے زیادہ سسٹم کی اہمیت ہوتی ہے میں کوشش کر رہا ہوں کہ یہ میرے ہی گرد گردش نہ کرے بلکہ قومی اداروں کو کام کرتے رہنا چاہئے اور قیادت اپنا کردار ادا کرے۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ برطانوی ٹی وی چینل کو انٹرویو میں صدر نے کہا کہ پاکستان کے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں شامل ہونے کے بعد دہشت گرد اور انتہا پسند ان کی جان کے دشمن بنے ہیں۔ انہوں نے کہا اگر بھارت سمجھتا ہے کہ وہ پاکستان کو چھوٹا ملک سمجھتے ہوئے دبا لے گا تو یہ اس کی بھول ہے۔ بھارت مذاکرات کی پیشکش کو نظرانداز کر کے موقع نہ گنوائے۔

حکومت تمام اختلافی ایشوز پر اتفاق رائے کی خواہاں ہے وزیراعظم میر ظفراللہ جمالی نے کہا ہے کہ حکومت تمام اختلافی ایشوز پر اتفاق رائے کی خواہاں ہے اور آئینی ترامیم کا بل جلد پارلیمنٹ میں پیش کر دیا جائے گا۔

ایم ایم اے کے کئی شہروں میں جلسے مجلس عمل نے ایل ایف او کے خاتمے کیلئے تحریک کا آغاز کر دیا ہے۔ اس سلسلے میں چاروں صوبائی ہیڈ کوارٹرز کے علاوہ ضلعی مقامات پر بھی احتجاجی مظاہرے ہوئے۔ جلوس نکالے گئے اور ریلیاں منعقد ہوئیں۔

کنٹرول لائن پر باڑ کی تعمیر بھارت نے کہا ہے کہ لائن آف کنٹرول پر باڑ کی تعمیر ''آپریشنل ضرورت'' ہے اور اس سے شملہ معاہدے کی خلاف ورزی نہیں ہو رہی۔ اے پی پی کے مطابق بھارتی وزیر خارجہ نے پاکستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر منور سعید کو دفتر طلب کیا اور انہیں بتایا کہ لائن آف کنٹرول پر باڑ لگانے کا کام 26 نومبر کو جنگ بندی کے اعلان سے بہت پہلے سے جاری تھا۔ اور یہ کوئی نئی صورتحال کے تحت نہیں۔ اس پر پاکستانی ڈپٹی ہائی کمشنر نے کہا کہ کام میں تیزی تو اعلان کے بعد آئی ہے۔

ایران کی ایٹمی تنصیبات ایران نے ایٹمی تنصیبات کے معائنے سے متعلق سمجھوتے پر ویانا میں دستخط کر دیئے ہیں۔ سمجھوتے کے تحت ایران کی ایٹمی تنصیبات کا اچانک معائنہ کیا جا سکے گا۔ ایران کا موقف ہے کہ اس کا ایٹمی پروگرام پرامن مقاصد کیلئے ہے اور اس سے صرف بجلی پیدا کر رہا ہے۔

ایٹمی اور جراثیمی ہتھیاروں تک رسائی روکنے کیلئے قرارداد امریکہ نے دہشت گرد گروپوں کی ایٹمی، کیمیائی اور جراثیمی ہتھیاروں تک رسائی روکنے کیلئے سلامتی کونسل کے مستقل ارکان میں قرارداد کا مسودہ تقسیم کر دیا ہے۔ قرارداد کے مندرجات کے مطابق تمام ممالک ایسے قوانین منظور کر کے انہیں نافذ کریں جن میں کسی گروہ یا شخص پر ایسے ہتھیار حاصل کرنے اور رکھنے پر پابندی لگا دی جائے ان ہتھیاروں کو تیار کرنے کی ٹیکنالوجی میں تیار ہونے والے مواد کی تیاری یا حصول پر بھی پابندی لگائی جائے۔ روس، چین، فرانس اور برطانیہ کے ماہرین نے امریکی مسودے پر غور شروع کر دیا ہے۔

شمالی کوریا جوہری ہتھیار ختم نہیں کریگا شمالی کوریا نے کہا ہے کہ امریکہ اس پر پیشگی ایٹمی حملے کا موقع ڈھونڈ رہا ہے اس لئے وہ جوہری ہتھیار تیار کرنے کا کام جاری رکھے گا کیونکہ واشنگٹن کے ایٹمی حملے سے بچنے کیلئے جوہری ہتھیاروں کی ضرورت ہے۔ دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہونگے۔

مذہبی انتہا پسندی خلیج کونسل کا سالانہ اجلاس 21 دسمبر کو کویت میں ہوگا۔ کویت کے وزیر خارجہ شیخ محمد الصباح نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ اجلاس میں دہشت گردی کا ایجنڈا سرفہرست ہوگا کیونکہ مذہبی انتہا پسندی سلامتی کیلئے خطرہ ہے۔

فضائی اور خلائی سفر میں دنیا کی قیادت

امریکی صدر بش نے کہا ہے کہ فضائی اور خلائی سفر میں دنیا کی قیادت کرتے رہیں گے۔ انسانی پرواز کے صد سالہ جشن کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے صدر بش نے کہا کہ امریکی ہمیشہ خوب تر کی تلاش میں رہتے ہیں اور ناممکن کے لفظ سے متاثر نہیں ہوئے۔ مشکلات پر قابو پانے کیلئے سب کچھ داؤ پر لگا دیتے ہیں۔

غربت سے 5 کروڑ سے زائد افراد موت کا شکار ہوئے اقوام متحدہ کے ادارے ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کی رپورٹ کے مطابق 2002ء میں غربت سے 5 کروڑ ستر لاکھ افراد موت کا شکار ہوئے جن میں سے 98 فیصد کا تعلق ترقی یافتہ اور افریقی ممالک سے ہے۔ 5 سال سے کم ایک کروڑ 5 لاکھ بچے بھی مرنے والوں میں شامل ہیں۔ تمباکو سے ہر سال 50 لاکھ افراد مر رہے ہیں۔

خالص سونے کے زیورات
قمر جیولرز
گول بازار ربوہ
فون دکان: 04524-213588
گھر: 04524-214489
موبائل: 0303-0743501
میاں قمر احمد

ربوہ پراپرٹی سنٹر
کالج روڈ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ
Office:04524-213550 Res:212826
پروپرائٹر: چوہدری عامر گوپے راہ ابن چوہدری بشیر احمد گوپے راہ

ہمیں اپنے تعمیراتی کاموں کیلئے مندرجہ ذیل محنتی، ہنرمند، تجربہ کار افراد کی ضرورت ہے
خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں مع کوائف تجربہ صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ 31 دسمبر 2003ء تک 15/30 اقصیٰ روڈ ربوہ فون نمبر: 212730 بھجوادیں۔
1۔ سول ڈرافٹس مین 2۔ مکینیکل ڈرافٹس مین 3۔ سول سپروائزر
4۔ سٹور کیپر 5۔ کارپنٹر 6۔ پلمبر 7۔ میسن 8۔ چوکیدار 9۔ لیبر

الفضل روم کولر اینڈ گیزر
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت
● پرانے کولر اور گیزر ریپیر اور تبدیل کئے جاتے ہیں۔
● سپیشل آفر پرانا گیزر 1500 روپے میں ایڈجسٹ کروائیں ● آف سیزن ڈسکاؤنٹ 500 روپے
● نیز بھاری گیج کے گیزر آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔ ٹیلی فون پر آرڈر بک کروائیں ہمارا نمائندہ آپ کے دروازے پر۔ ٹرانسپورٹ فری۔ ● بعد از فروخت کسی بھی خرابی پر فون کریں شکایت دور
● کولر کا سیزن شروع ہونے سے قبل Less ریٹ پر ایڈوانس بکنگ کا فائدہ اٹھائیں۔
فیکٹری الفضل روم کولر اینڈ گیزر 1-B-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون: 5156244-5114822-5118096